ساتویں دن عقیقہ سنت ہے

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

بچے یا بچی کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا بالاتفاق مستحب عمل ہے۔ شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے اسے ساتویں دن مشروع قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ غُلَامٍ مُّرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهٖ، يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ وَيُسَمّٰى .

''ہر بچہ اپنے عقیقے کے عوض گروی ہوتا ہے، ساتویں روز اس کی طرف سے (جانور) ذبح کیا جائے، اس کا سر منڈوایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔''

(مسند الإمام أحمد : ٥/٧، ٨، ١٢، ١٧، ١٨، ٢٢، سنن أبي داوٗد : ٢٨٣٨، سنن التّرمذي : ١٥٢٢، سنن النّسائي : ٤٢٢٥، سنن ابن ماجه : ٣١٦٥، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن جارود (٩١٠) اور امام حاکم رحمہ اللہ (٤/٢٣٧) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا و پیروی میں عقیقہ صرف ساتویں دن کرنا چاہیے، مثلاً بچہ جمعہ کے دن پیدا ہو، تو اس کا عقیقہ جمعرات کے دن کرنا چاہیے۔ بعض اہل علم کی رائے میں پیدائش کا دن شمار نہیں ہوتا، لیکن یہ بات درست نہیں۔ پیدائش کا دن شمار ہوگا۔

ساتویں دن سے پہلے عقیقہ کرنا درست نہیں۔ بعض علمائے کرام ساتویں دن سے پہلے بھی عقیقے کی اجازت دیتے ہیں۔

❁ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلظَّاهِرُ أَنَّ التَّقْيِيدَ بِذٰلِكَ اسْتِحْبَابٌ، وَإِلَّا فَلَوْ ذَبَحَ عَنْهُ فِي الرَّابِعِ أَوِ الثَّامِنِ أَوِ الْعَاشِرِ أَوْ مَا بَعْدَهٗ أَجْزَأَتْ .

''معلوم یہ ہوتا ہے کہ ساتویں دن کی قید مستحب ہے، ورنہ اگر کوئی شخص بچے کی طرف سے چوتھے، آٹھویں، دسویں یا بعد والے کسی دن عقیقہ کر دے، تو وہ کفایت کر جائے گا۔''

(تحفة المَودود بأحكام المَولود، ص ٥٠)

یہ بات حدیث کے مطابق درست معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ حدیث میں ساتویں دن عقیقے کا ذکر ہے اور شریعت نے اس کا ایک وقت معین کیا ہے، جس کی پابندی ضروری ہے۔

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

لَا تُجْزِىءُ قَبْلَ يَوْمِ السَّابِعِ أَصْلًا .

''ساتویں دن سے پہلے عقیقہ قطعاً کفایت نہیں کرے گا۔''

(المُحلّٰی بالآثار : ٦/٢٤٠)

❁ علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) بھی یہی فرماتے ہیں۔

(سُبُل السّلام : ٤/١٨١)

اسی طرح بعض اہل علم ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکنے کی صورت میں چودھویں یا اکیسویں دن عقیقے کی مشروعیت کے قائل ہیں، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ساتویں دن کے بعد بھی عقیقہ

کرنا درست نہیں، کیونکہ اس پر کوئی صحیح دلیل نہیں۔ جو روایات اس ضمن میں پیش کی جاتی ہیں، وہ اصولِ محدثین کے مطابق پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتیں۔ ملاحظہ ہو:

① سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَقِيقَةُ تُذْبَحُ لِسَبْعٍ، أَوْ أَرْبَعَ عَشَرَةَ، أَوْ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ .

''عقیقے کا جانور ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں دن ذبح کیا جائے گا۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : ٤٩٧٩، المُعجم الكبير للطّبراني : ٧٢٣، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ٣٠٣/٩)

سند ''ضعیف'' ہے۔ اسماعیل بن مسلم مکی ''ضعیف الحدیث'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حَجَر : ٤٧٤)

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے:

لِيَكُنْ ذَاكَ يَوْمَ السَّابِعِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَفِي أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَفِي إِحْدٰى وَعِشْرِينَ .

''عقیقہ ساتویں دن ہونا چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہو، تو چودھویں دن، اگر چودھویں دن بھی نہ ہو سکے، تو اکیسویں دن۔''

(المستدرك للحاكم : ٢٣٨/٤ـ٢٣٩، وقال : صحيح الإسناد، ووافقه الذّهبي)

سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

✿ عطاء کے بارے میں امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أُمِّ كُرْزٍ شَيْئًا .

''انہوں نے ام کرز سے کچھ نہیں سنا۔'' (العِلَل، ص ١٣٩)

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) کا کہنا ہے :

إِنْ لَمْ يَذْبَحْ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ ذَبَحَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَمْكَنَ فَرْضًا .

''اگر ساتویں دن عقیقے کا جانور ذبح نہ کیا جا سکے، تو اس کے بعد جب بھی اس فرض کی ادائیگی پر وہ استطاعت رکھے ایسا کر لے۔''

(المُحلّٰی : ٦/٢٣٤)

اس قول پر کوئی دلیل نہیں اور وہ سب روایات جن میں ذکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا، ضعیف اور غیر ثابت شدہ ہیں۔ لہٰذا یہ قول درست نہیں۔

اسی طرح اگر بچہ ساتویں دن سے پہلے فوت ہو جائے، تو اس کا عقیقہ نہیں ہوگا، جبکہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کا بھی عقیقہ واجب ہے۔ (المُحلّٰی : ٦/٢٣٤)

حافظ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے نزدیک مستحب ہے۔

(المَجموع : ٨/٤٤٨)

یہ دونوں قول مرجوح ہیں۔ عقیقہ کا تعلق زندگی سے ہے۔ دوسری طرف حدیث نے ساتواں دن بھی مقرر کر دیا ہے، لہٰذا اصل سنت حاصل نہیں ہوگی۔ اسی طرح ولادت سے پہلے بھی عقیقہ جائز اور درست نہیں، کیونکہ یہ عقیقہ کی سنت ایک سبب کے پیش نظر ادا کی جاتی ہے، وہ بچے کی پیدائش ہے۔ جب وہ سبب ہی نہ ہوگا، تو سنت کیسے ادا ہوگی؟ قربانی کی طرح عقیقہ رات کو بھی کیا جا سکتا ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) ساتویں دن عقیقہ کی حکمت یوں بیان کرتے ہیں:

حِكْمَةُ هٰذَا ـ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ـ أَنَّ الطِّفْلَ حِينَ يُوْلَدُ يَكُونُ أَمْرُهُ مُتَرَدِّدًا بَيْنَ السَّلَامَةِ وَالْعَطَبِ، وَلَا يُدْرٰى هَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ

الْحَيَاةِ أَمْ لَا إِلٰى أَنْ تَأْتِيَ عَلَيْهِ مُدَّةٌ يَّسْتَدِلُّ بِمَا يُشَاهِدُ مِنْ أَحْوَالِهِ فِيهَا عَلٰى سَلَامَةٍ بِنِيَّتِهٖ وَصِحَّةِ خَلْقَتِهٖ وَأَنَّهٗ قَابِلٌ لِلْحَيَاةِ، وَجُعِلَ مِقْدَارُ تِلْكَ الْمُدَّةِ أَيَّامَ الْأُسْبُوعِ فَإِنَّهٗ دَوْرٌ يَوْمِيٌّ كَمَا أَنَّ السَّنَةَ دَوْرٌ شَهْرِيٌّ ...... وَالْمَقْصُودُ أَنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَوَّلُ مَرَاتِبِ الْعُمُرِ، فَإِذَا اسْتَكْمَلَهَا الْمَوْلُودُ انْتَقَلَ إِلَى الْمَرْتَبَةِ الثَّانِيَةِ وَهِيَ الشُّهُورُ، فَإِذَا اسْتَكْمَلَهَا انْتَقَلَ إِلَى الثَّالِثَةِ وَهِيَ السِّنِينَ، فَمَا نَقَصَ عَنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فَغَيْرُ مُسْتَوْفٍ لِّلْخَلِيقَةِ ...... فَجُعِلَتْ تَسْمِيَةُ الْمَوْلُودِ وَإِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنْهُ وَفِدْيَتُهٗ وَفَكُّ رَهَانِهٖ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ .

''اس کی حکمت، واللہ اعلم یہ ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے، تو اس کا معاملہ سلامتی اور ہلاکت کے درمیان ہوتا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ زندہ رہے گا یا نہیں۔ حتی کہ اس پر اتنی مدت گزر جائے کہ اسے دیکھنے والا اس کے حالات سے اس کی تخلیقی سلامتی، صحت اور اس کے زندگی کے قابل ہونے کا اندازہ کر سکے۔ اس مدت کی مقدار شریعت نے ایک ہفتہ مقرر کی، کیونکہ ہفتہ، دنوں کا ایک مکمل چکر ہے، جیسا کہ سال مہینوں کا ایک مکمل چکر ہوتا ہے۔...... مقصود یہ ہے کہ یہ سات دن مراتب عمر میں سے پہلا مرتبہ ہیں۔ جب بچہ ان دنوں کو پورا کر لیتا ہے، تو وہ دوسرے مرتبے میں داخل ہو جاتا ہے جو کہ مہینے کی صورت میں ہوتا ہے اور جب وہ دوسرے مرتبے کی تکمیل کرتا ہے، تو تیسرے مرتبے، یعنی سال

کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جو بچہ ان مراتب میں سے کسی مرتبے کو پہنچ نہ پایا ہو، اس کی تخلیق مکمل نہیں ہوتی۔ ......یہی وجہ ہے کہ بچے کے نام کا تعین، اس سے گندگی کو دور کرنے (ختنہ کرنے اور سر منڈوانے) اس کا فدیہ دینے اور اس کی گردن کو آزاد کرنے (یعنی عقیقہ کرنے) کے لیے ساتواں دن مقرر کیا گیا۔'' (تحفة المَودود ص ٧٥-٧٦)

❀❀❀❀❀❀❀